خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

18۔ اکتوبر 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 231

ہفتہ 14 جمادی الثانی ۔1418ھ 18 اخاء 1376 ہش 18 اکتوبر 1997ء

حقیقی پاکیزگی حاصل کرنے کے دو طریق تدبیر اور دعا ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حاصل کرنے کے واسطے اول یہ ضروری شرط ہے کہ جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو اور بدی سے بچنے کی کوشش کرو۔ بدعادتوں اور بد صحبتوں کو ترک کردو۔ ان مقامات کو چھوڑ دو جو اس قسم کی تحریکوں کا موجب ہو سکیں۔ جس قدر دنیا میں تدابیر کی راہ کھلی ہے اس قدر کوشش کرو اور اس سے نہ تھکو نہ ہٹو۔ دوسرا طریق حقیقی پاکیزگی کے حاصل کرنے اور خاتمہ بالخیر کے لئے جو خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے وہ دعا ہے اس لئے جس قدر ہو سکے دعا کرو۔ یہ طریق بھی اعلیٰ درجہ کا مجرب اور مفید ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے (۔) تم مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 202)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر انسان غور اور فکر سے دیکھے تو اس کو معلوم ہو گا کہ واقعی طور پر تمام محامد اور صفات کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور کوئی انسان یا مخلوق واقعی اور حقیقی طور پر حمد و ثنا کی مستحق نہیں ہے اگر انسان بغیر کس قسم کی غرض کی ملونی کے دیکھے تو اس پر بدیہی طور پر کھل جاوے گا کہ کوئی شخص جو مستحق حمد قرار پاتا ہے وہ یا تو اس لئے مستحق ہو سکتا ہے کہ کسی ایسے زمانہ میں جبکہ کوئی وجود اور موجود کی خبر نہ تھی وہ اس کا پیدا کرنے والا ہو یا اس وجہ سے کہ ایسے زمانہ میں کہ کوئی وجود نہ تھا اور نہ معلوم تھا کہ وجود اور بقاء وجود اور حفظ صحت اور قیام زندگی کے لئے کیا کیا اسباب ضروری ہیں۔ اس نے وہ سب سامان مہیا کیے ہوں یا ایسے زمانہ میں کہ اس پر بہت سی مصیبتیں آ سکتی تھیں۔ اس نے رحم کیا ہو اور اس کو محفوظ رکھا ہو اور یا اس وجہ سے مستحق تعریف ہو سکتا ہے کہ محنت کرنے والے کی محنت کو ضائع نہ کرے اور محنت کرنے والوں کے حقوق پورے طور پر ادا کرے، اگرچہ بظاہر محنت کرنے والے کے حقوق کا دینا معاوضہ ہے، لیکن ایسا شخص بھی محسن ہو سکتا ہے جو پورے طور پر حقوق دے۔ یہ صفات اعلیٰ درجہ کی ہیں جو کسی کو مستحق حمد و ثنا بنا سکتی ہیں۔ اب غور کر کے دیکھ لو کہ حقیقی طور پر ان سب محامد کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کامل طور پر ان صفات سے متصف ہے۔ اور کسی میں یہ صفات نہیں ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 312)

اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننا پیدائش انسانی کی غرض ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

شرک کے معنی ہیں کہ کسی چیز میں دو مساوی ہوں۔ اب غور کرو کہ خدا بھی رزق دیتا ہے اور ہم بھی۔ لیکن جس قسم کا رزق خدا تعالیٰ دیتا ہے اس میں ہم خدا کے شریک نہیں۔ کیونکہ جو کچھ ہم کسی کو دیتے ہیں۔ یہ تو خدا ہی نے ہمیں دیا اور ہم اسی میں سے دیتے ہیں اس لئے ہماری اور اس کی اس رزق دینے میں کوئی شرکت نہیں رہتی۔

دیکھو اگر ہم کسی کو کچھ دیتے ہیں۔ تو وہ ہمارا شریک نہیں بن جاتا۔ کیونکہ ہم عطیہ کے طور پر دیتے ہیں۔ یہ نہیں کہ اسے اپنا شریک بنا لیتے ہیں۔ دنیا میں ایسے لوگ تو بہت سے ملیں گے جو دوسرے کو کوئی چیز دے دیتے ہیں لیکن ایسا کوئی نہیں ملے گا جو بطور شریک کسی کو اپنے ساتھ شامل کرے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی کو کوئی چیز سالم کی سالم دے دے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی چیز میں اپنا شریک بنالے۔ مثلاً ایک شخص اپنے نوکر کو ایک مکان پورے کا پورا تو دے دے گا۔ لیکن یہ ہرگز نہیں کرے گا۔ کہ اسے کہے فلاں مکان میں تو میرا شریک بن جا۔ جس طرح اس پر میرے حقوق ہیں اسی طرح تیرے بھی ہیں۔ ایسا نہیں ہوتا۔ اس بات کو (کلام الٰہی) نے بیان بھی کیا ہے۔ چنانچہ (۔) آتا ہے۔ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے نوکروں کو اس قدر مال دے دیتے ہیں کہ وہ (۔) ان کے برابر ہو جاتے ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد تحریر فرماتے ہیں۔

محترم چوہدری محمود احمد صاحب کاہلوں نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کے بیٹے نے جرمنی سے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ 15۔ اکتوبر کو ان کے دل کے بائی پاس کا کامیاب اپریشن ہو گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (آمین)

معلمین کلاس وقف جدید کا اجراء

○ معلمین وقف جدید کی کلاس جنوری 1998ء میں شروع ہوگی۔ ایسے نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ اور شوق بھی رکھتے ہوں اور میٹرک پاس ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف کے ساتھ مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کو 15- دسمبر 1997ء تک ارسال فرمادیں۔

نام، ولدیت، سکونت، تعلیم مع سند کی فوٹو کاپی، دینی مطالعہ، دینی خدمت۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ شہلا رشید صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالرشید صاحب (سینئر ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کانویں والا) محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ کا نکاح مکرم محمد نذیر صاحب جاوید کے ساتھ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ 11۔ اکتوبر 1997ء کو بعد ظہر پڑھا۔ عزیزہ شہلا رشید صاحبہ حضرت ملک غلام فرید صاحب کے برادر اصغر محترم ملک عبدالرحمان صاحب کی پوتی اور محترم محمد نذیر صاحب جاوید مکرم محمد موسیٰ آف گوہڑ ضلع قصور کے بیٹے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر راشد احمد صاحب شالیمار ہسپتال لاہور کو 9- ستمبر 97ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت حارث احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شریف احمد صاحب لاہور چھاؤنی کا پوتا اور مکرم شیخ طاہر احمد صاحب ظفر گلی وکیلاں چنیوٹ بازار فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کی درازی عمر، نیک اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

18 اخاء 1376 ہش   18 اکتوبر 1997ء

خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی

یہ دنیا دارالابتلا ہے اور کوئی بھی انسان ایسا نہیں جسے کبھی نہ کبھی کوئی مشکل نہ پیش آتی ہو۔ کبھی نہ کبھی اسے کسی تکلیف اور مصیبت کا سامنا نہ کرنا پڑتا ہو۔ جسمانی تکالیف بھی ہیں اور ذہنی تکالیف بھی ہیں۔ اگر کسی شخص کو جسمانی تکالیف نہ ہوتی ہوں تو ذہنی تکالیف ہوتی ہوں گی۔ غرضیکہ ایسا کوئی شخص دنیا میں موجود نہیں جسے کبھی نہ کبھی مصیبت اور تکالیف کا سامنا نہ کرنا پڑتا ہو۔ اور یہ بات اس طرح بھی ظاہر و باہر ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں تمام لوگ ایک درجے پر نہیں۔ غریب بھی ہیں اور امیر بھی ہیں۔ کمزور بھی ہیں اور طاقتور بھی ہیں۔ صحت مند بھی ہیں اور بیمار بھی ہیں۔ بظاہر اچھے بھلے نظر آتے ہیں۔ انہیں ذرا چھیڑ کر دیکھئے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہ انتہائی تکالیف میں اپنے دن بسر کر رہے ہیں۔ بالکل ٹھیک ٹھاک نظر آنے والے لوگ بھی ذہنی طور پر پریشان ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ حالت ہے اور واقعی دنیا کی یہ حالت ہے تو پھر کیا یہ ضروری نہیں کہ ہم ایک دوسرے کے کام آئیں۔ جب کوئی مصیبت میں مبتلا ہو اسے اس مصیبت سے رہا کرنے کی کوشش کی جائے۔ جب کسی کو تکالیف کا سامنا ہو تو اس کی تکالیف کو دور کیا جائے۔ اگر ہم دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں کریں گے تو دوسرے لوگ بھی ہمارے ساتھ ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ اور ایسا شخص تو کوئی بھی نہیں جو یہ کہے کہ میں مصیبت میں ہوں کسی کو کیا۔ کوئی شخص میری مصیبت دور کرنے کی کوشش نہ کرے۔ میں تکالیف برداشت کر رہا ہوں۔ یہ میرا اپنا کام ہے۔ لوگ کیوں میری تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ یہ بات انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ انسان دوسروں کی مدد چاہتا ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ انسان کے اکٹھے رہنے کا اصل مقصد بھی یہی ہے کہ ایک دوسرے کی مدد کی جائے ایک دوسرے کو مصیبت سے چھٹکارا دلایا جائے۔ ایک دوسرے کی تکلیف میں اس کا ساتھ دیتے ہوئے ایک دوسرے کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہی وہ بات ہے جس نے معاشرے کو جنم دیا ہے۔ اگر ہر شخص نے الگ الگ رہنا ہو اور کسی کو کسی کی مصیبت اور تکلیف سے کوئی غرض نہ ہو تو معاشرے کی کوئی ضرورت نہیں۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے اور اسے اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ کردار میں شامل کیا جا سکتا ہے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ اعلیٰ کردار ہے ہی یہ بات کہ ہم کسی کے کام آئیں۔ جب کوئی مصیبت میں ہو اس کی مصیبت دور کی جائے۔ جب کسی کو تکلیف میں دیکھیں تو اس کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے اسے تکلیف میں سے نکالنے کی کوشش کریں۔

یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ہم تو کر ہی کچھ نہیں سکتے۔ اول تو یہ بات درست نہیں۔ ہر شخص اپنے مصیبت زدہ بھائی کے لئے کچھ نہ کچھ کر سکتا ہے۔ اور اگر فی الواقع وہ کچھ بھی نہ کر سکتا ہو یعنی کسی رنگ میں بھی اس کی مدد نہ کر سکتا ہو تو ایک دروازہ تو اس کے لئے کھلا ہے اور وہ دروازہ ہے دعا کا۔ دعا کی اہمیت کو جانتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ جو کچھ کسی کے لئے کیا جا سکتا ہے ان میں سب سے زیادہ اہم بات دعا ہی ہے۔ ہم مصیبت کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ٹھیک ہے۔ ہمیں بھی کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن سب سے زیادہ مصیبت کو دور کرنے والا تو خدا تعالیٰ ہے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ سے کہیں کہ اے خدا تو اس بندے کی مصیبت کو دور کر تو یہ اس سے بھی زیادہ اہم بات ہو گی کہ ہم اس کی مصیبت کو دور کرنے لگیں۔ ہم تو اس کی مصیبت کو دور کرنے کی اس لئے کوشش کریں گے کہ یہ انسانی تقاضا ہے اور یہی بات ہمیں بجتی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ کبھی ہم بھی اس مصیبت میں مبتلا ہو سکتے ہیں اور ہمیں بھی کسی کی مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

پس اسے ایک اخلاق کا اعلیٰ معیار تصور کیا جانا چاہئے کہ ایک دوسرے کی مدد کی جائے۔ ایک دوسرے کو مصیبت سے نکالا جائے۔ ایک دوسرے کی تکلیف دور کی جائے۔ اور جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے اول تو ایسا کوئی انسان نہیں جو کسی دوسرے کی مدد نہ کر سکتا ہو۔ لیکن اگر کوئی فی الواقعہ یہی سمجھتا ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص کی مدد نہیں کر سکتا تو وہ اتنا تو کر سکتا ہے کہ اس کے لئے دعا کرے۔ جب وہ دعا کرے گا تو جو مسبب الاسباب ہے جو حقیقی طور پر مشکلات کو دور کر سکتا ہے۔ وہ آگے بڑھ کر اس کی مدد کرے گا۔ اور جہاں تک مدد کرنے کا سوال ہے بعض لوگ سمجھتے ہیں اور کتنی غلط ہے یہ بات کہ مدد صرف اپنوں کی کی جائے۔ اپنوں کی اگر مدد کی جائے تو اس میں تو یہ عنصر بھی شامل ہوتا ہے کہ ہم نے صرف اپنے ہی گھر کا خیال رکھا ہے۔ اپنے رشتہ دار کا خیال رکھا ہے۔ اپنے مذہب کا خیال رکھا ہے۔ یا اپنے قبیلے کا خیال رکھا ہے۔ لیکن ساری دنیا کے انسان انسان ہیں۔ ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ رشتہ ہو یا نہ ہو یعنی کوئی جسمانی رشتہ ہو یا نہ ہو یہ رشتہ کیا کم ہے کہ ہم سب آدم کی اولاد ہیں اور ہم سب انسان ہونے کے ناطے ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

پس جہاں تک دوسروں کی مدد کا سوال ہے یہ بات ہمیشہ مدنظر رہنی چاہئے کہ مدد کے بے لوث ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر وہ شخص جسے مدد کی ضرورت ہے اس کی مدد کی جائے۔ اپنا رشتہ دار ہو۔ اپنا ہمسایہ ہو۔ اپنے ملک کا باشندہ ہو۔ اپنے مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ یا کوئی اور ہو۔ غرضیکہ ہر انسان کی مدد کرنے کے لئے ہمیں ہمہ وقت تیار رہنا چاہئے۔ اور نہ صرف انسانوں کی بلکہ حیوانوں کی بھی مدد کرنی چاہئے۔ یوں کہ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق کی ایسے وقت میں مدد کرنا ہمارا فرض ہے جب اسے مدد کی ضرورت ہو۔

اس بات کو اگر پھیلایا جائے تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا ہر حصہ ہمارے سامنے آئے گا۔ اور ہم اسے بہتر انداز میں دیکھنے کے لئے اس کی مدد کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔

پس ایک دوسرے کی مدد کیجئے اور جب ہم ایک دوسرے کی مدد کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منزل نظر میں رکھ کے سفر کر رہا ہوں مَیں
بے آب آنسوؤں کو گہر کر رہا ہوں میں
ہر سنگِ میل میری نظر میں ہے سنگِ راہ
اِن سے جبھی تو صرفِ نظر کر رہا ہوں میں
کچھ لوگ قافلے سے بہت دور رہ گئے
اس فاصلے کی انکو خبر کر رہا ہوں میں

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ملک سیف الرحمان صاحب

الفضل 2- جولائی 1958ء

حمورابی- دنیا کا پہلا آئینی شہنشاہ

نوٹ یہ مقالہ مکرم ملک صاحب موصوف نے مورخہ 19- جون کو مجلس انصار اللہ سلطان القلم ربوہ کے اجلاس میں پڑھا۔

انسان طبعاً گل جل کر رہنے پر مجبور ہے۔ اس سے اسے بے انتہا فائدے ہیں۔ اس کے برعکس اگر وہ ایسا نہ کرے تو اسے بے انت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے اور اس کی زندگی محال ہو جائے۔ لیکن اس خوبی میں کئی نقصان بھی مضمر ہیں متضاد مفاد باہمی جھگڑے اسی تمدن کی پیداوار ہیں۔ اگر ایک دوسرے کے مفاد نہ بھی ٹکرائیں۔ تب بھی انسان کی حاسدانہ طبیعت کئی جھگڑے کھڑے کر دیتی ہے۔ اس کی بہترین مثال حضرت آدم کے دو بیٹوں کی کہانی ہے ایک بیٹا لائق اور فرض شناس ہے۔ اپنی خداداد ذہانت اور محنت سے جس کام میں ہاتھ ڈالتا ہے اسے باغ و بہار بنا دیتا ہے دوسرا زورور لیکن نکھٹو اور ست وجود ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اپنے دوسرے بھائی کی کامیابیوں پر حسد کرتا بھی ہے اور وہ اسے دیکھنا برداشت نہیں کر سکتا اور آخر اسے قتل کر کے دم لیتا ہے حالانکہ مقتول نے اپنے بھائی کا کبھی برا نہیں چاہا تھا۔ اور اس کی زیادتیوں کو ہمیشہ نظر انداز کرتا رہتا تھا۔ تمدن کو ان فساد انگیز عوارض سے پاک کرنے کے لئے حکومت و قانون کی بنیاد پڑی زمانہ قبل از تاریخ سے لے کر آج تک اس نظام کے سوا تمدن کے اندر سے پیدا ہونے والے ان مفاسد سے بچنے کا اور کوئی معقول چارہ کار تجویز نہیں ہوا۔ جہاں تک تاریخ سے پتہ چلتا ہے سب سے پہلی وسیع قطعات ارض سے تعلق رکھنے والی قانونی حکومت مشرق وسطیٰ میں قائم ہوئی۔ اس کے کچھ ہی عرصہ بعد مصر میں قانون کا احترام کیا جانے لگا۔ اس کے بعد مشرق الاقصیٰ ہند وغیرہ کا نمبر ہے۔ اور پھر یونان اور روما میں قانون کی روشن شعاع زیر نظر آتی ہے۔ اس وقت آج کی مجلس میں ہمارا موضوع بحث تاریخ کے پہلے دور یعنی مشرق وسطیٰ کی قانونی تاریخ کے ایک حصہ سے ہے۔ اس موقعہ پر یہ وضاحت مناسب ہو گی کہ تشریع یا قانون کی تین قسمیں کی گئی ہیں۔ طبعی جن میں تبدیلی ناممکن ہے شرعی جن کا نفاذ اور نسخ سراسر الہام الٰہی کے تابع ہے کسی بندے کا اختیار نہیں کہ انہیں تبدیل کر سکے۔ تیسرے انسان کے اپنے وضع کردہ قوانین جن میں حالات کے مطابق خود انسان ہی تبدیلیاں کرتا آیا ہے ہمارا اس مقالہ میں اس تیسری قسم کی تاریخ پر روشنی ڈالنا مقصود ہے۔

تاریخوں میں آپ نے بابل کا نام پڑھا ہو گا یہ بابل کا علاقہ قدیم زمانہ میں دو حصوں میں منقسم تھا۔ شمالی علاقہ کو اکھر اور جنوبی کو سومر کہتے تھے یہ حضرت مسیح علیہ السلام سے اندازاً چھ ہزار سال پہلے کی بات ہے دراصل اکھر اور سومر دریائے دجلہ اور فرات کے درمیانی دو آبے کے نام تھے جو آج کے عراق کا جنوبی حصہ ہے۔ یہی خطہ زمین ..... انسانی تہذیب و تمدن کا ابتدائی گہوارہ بنا اس خطہ کا مشہور شہر بابل بغداد سے 50-60 میل جنوب مغرب میں دریائے فرات کے بائیں کنارے آباد تھا بابل دراصل باب ایل کا مرکب ہے باب کے معنے دروازہ اور ایل کے معنے خدا کے ہیں یعنی خداؤں یا دیوتاؤں کا دروازہ جزیرۃ العرب سے عربوں کی ہجرت کے چار دور تاریخ نے محفوظ کئے ہیں پہلا دور حضرت مسیح علیہ السلام سے تین چار ہزار سال پہلے کا ہے جب وہ دجلہ اور فرات کی وادی میں اپنے قدم جمانے میں کامیاب ہوئے اور اکھر خاندان کی حکومت کی بنیاد پڑی۔ دوسری ہجرت وہ ہے جبکہ ریاست وجود میں آئی۔ تاریخ دان اس بات پر متفق ہیں کہ یہ اموری خاندان سائی الاصل اور بابل کا پہلا شاہی خاندان تھا اس اموری خاندان کا چھٹا بادشاہ حمورابی ہے جس نے اپنے ملکی قوانین کو محفوظ کر کے تاریخ میں لازوال شہرت حاصل کی۔ اس خاندان نے تین صدی تک حکومت کی اور اس کے کل گیارہ بادشاہ ہوئے۔ جن میں حمورابی چھٹے نمبر پر حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً دو ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں مسند نشین ہوا۔ اور 33 سال تک نہایت شان و شوکت کے ساتھ حکومت کی۔ بائبل میں اسے اسرافیل کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ پیدائش 2-14/1 ان آیات میں ایک جنگ کا ذکر ہے جس میں اسرافیل شامل تھا۔ اس شورش کے دوران حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے چچازاد بھائی حضرت لوط علیہ السلام کو بچانے کے لئے نکلے۔

تخت نشین ہونے کے بعد حمورابی نے دس برس تک مختلف علاقے فتح کئے اس کے بعد قریباً 19 برس تک ملک میں ہر طرف امن و امان اور خوش حالی کا دور دورہ رہا۔ اس نے اہم اور ضروری شہروں کی فصیلوں کو مستحکم کیا۔ نہریں کھودیں اور کھیتی باڑی کے کام میں لوگوں کو سہولت مہیا کر کے ملک کی خوشحالی میں اضافہ کیا۔ 30 سال بعد اس نے عیلام پر حملہ کیا۔ کیونکہ یہ حکومت پہلے بابل کو کافی زک پہنچا چکی تھی۔ عیلامیوں کو ذلت آمیز شکست ہوئی اور اس کا بادشاہ گرفتار ہوا اور آخر کار باجگذاری کے اقرار پر جان بخشی کرائی۔ 39 سال جلوس میں اس نے اسیریا فتح کیا اور اس طرح ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اسیریا اور بابل یعنی شمال اور جنوب ایک حکمران کے زیر نگیں آئے۔ حمورابی بڑا بیدار مغز، منتظم، متقی، پرہیزگار اور چھوٹے سے چھوٹے کام پر ذاتی توجہ دیتا۔

تاریخ نے اس کے کئی خط محفوظ کئے ہیں ان خطوط میں سے ایک خط میں اس نے اپنے والی کو جو کچھ لکھا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ امور سلطنت کے بارہ میں اس کتنی وسیع نظر تھی۔ مثلاً وہ لکھتا ہے۔

1 دمنوم نہر کے کنارے جن زمینداروں کی زمین ہے انہیں لگا کر نہر صاف کرائی جائے اور اس کی تہہ کی مٹی نکلوائی جائے یہ کام اس ماہ کے اندر اندر مکمل ہو جائے۔

2 معلوم ہوا ہے کہ فلاں شہر میں فلاں سرکاری ملازم نے رشوت لی ہے۔ فوراً تحقیقات کرائی جائے اگر جرم ثابت ہو تو رشوت کا مال سربمہر کر کے مرتشی اور گواہوں کو یہاں بھیج دو۔

3 ایک شخص نے شکایت کی ہے کہ میں نے قرض لیا تھا اور اپنی زمین قرض خواہوں کے پاس رہن رکھ دی تھی اب قرض خواہ نے نہ صرف فصل پر قبضہ کر لیا ہے بلکہ زمین بھی واپس نہیں دیتا۔ یہاں بابل کے دفتر سے معلوم ہوا ہے کہ یہ زمین واقعی اس شخص کی ملکیت ہے۔ پس قرض خواہ سے زمین واپس دلائی جائے اور اسے سزا دی جائے۔

4 ایک شخص نے دعویٰ کیا ہے کہ آج تین برس ہو گئے میں نے فلاں عامل کو تین "پیمانہ" غلہ قرض دیا تھا۔ لیکن متعدد مطالبوں کے باوجود قرض واپس نہیں ہوا۔ ہم نے عامل مذکور کی دستخطی رسید مدعی کے پاس ملاحظہ کی ہے۔ فوراً اصل معہ سود اس عامل سے وصول کر کے قرض خواہ کو دیا جائے۔

5 ہتھیار بنانے والے کاریگروں کو لکڑی کی ضرورت ہے۔ 7200 ٹکڑے درکار ہیں۔ لکڑی ٹھوس ہو۔ ہر ایک ٹکڑا وزن میں تہائی یا نصف ذراع سے زیادہ نہ ہو اور لمبائی میں دو بالشت سے لے کر چار بالشت تک ہو۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ درخت گھن کے کھائے ہوئے نہ ہوں بلکہ مضبوط اور ٹھوس ہوں یہ کام فوراً ہونا چاہئے۔ کاریگر بے کار نہ بیٹھے رہیں۔

ان احکام سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حمورابی اپنی سلطنت میں کتنی بیدار مغزی سے کام لیتا تھا۔

اپنی حکومت کے آخری ایام میں حمورابی کو خیال آیا کہ تمام ملکی قوانین کو ایک مجموعہ میں جمع کیا جائے اور پھر ان کو ایک سنگی کتبہ میں کندہ کروا کر نصب کیا جائے۔ چنانچہ اس خیال کو اس نے عملی جامہ پہنایا اور سبارا کے مندر میں اس کتبے کو نصب کیا۔ یہ کتبہ سات فٹ چار انچ لمبا اور کم و بیش دو فٹ گھیر میں تھا۔ جو قریباً ایک ہزار سال تک سبارا کے مندر میں نصب رہا۔ اس کے بعد علامی بادشاہ بخت نے بابل پر حملہ کیا اور اس کتبے کو اپنے دارالخلافہ سوس میں اٹھا لایا۔ 1901ء میں یہ کتبہ سوس کی کھدائی کرتے وقت موسیو مورگان فرانسیسی کو ملا۔ اور ماہر قدیم رسم الخط موسیو سیشل نے اسے پڑھا اور فرانسیسی میں اس کا ترجمہ کیا۔ 1902ء میں حکومت فرانس نے اصل کتبے کی عبارت اور اس کے ترجمہ کو کتابی صورت میں شائع کر دیا۔ اصل کتبہ پیرس کے مشہور میوزیم میں موجود ہے اور برٹش میوزیم لندن میں اس کا ایک نہایت عمدہ چربہ رکھا گیا ہے۔ یہ کتبہ تاریخ و آئین قانون کی ایک نہایت ہی قدیم اور اہم دستاویز ہے۔ اور غالباً دنیا کا پہلا تحریری قانون ہے بالکل اسی طرح جس طرح کہ دنیا کا پہلا جمہوری آئین جو تحریری صورت میں ایک معاہدہ کی شکل میں محفوظ ہے وہ آنحضرت ﷺ کا وہ معاہدہ ہے جو ہجرت کے بعد مدینہ منورہ کے یہودیوں کے ساتھ طے پایا۔ حمورابی نے اس کتبے میں اپنی سلطنت کے جو قوانین درج کئے ہیں ان کی تمہید میں وہ لکھتا ہے۔

"خدا نے مجھ شہرۂ آفاق بادشاہ اور خدا ترس حمورابی کو مامور کیا۔ کہ زمین پر عدل قائم کرو کمینوں اور شریروں کو نیست و نابود کر دو زبردستوں کو کمزور پر ظلم کرنے سے باز رکھو۔ میں ہوں حمورابی خوشحالی تقسیم کرنے والا۔ مصلحت اندیش بادشاہ سبارا مندر کا بانی۔ فلک بوس شاندار عمارتیں تعمیر کرنے والا۔ جس نے ریخ کے باشندوں کو وافر پانی مہیا کر کے انہیں نئی زندگی دی ملک کا محافظ' دشمنوں کا جان لیوا مست اور تند خو سانڈ' جو دشمن کو پچھاڑ دیتا ہے مقدس شہری بادشاہ' صاحب عقل و ہوشیار جس نے عظیم الشان شہر نبب کے لئے غلہ جمع کیا۔ صالح بادشاہ جس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ عاقل اور مرد میدان جس نے ڈاکوؤں کو زیر کیا۔ نامور بادشاہ شہر کا شاہی حاکم بنی نوع انسان کا گلہ بان۔ عدل و انصاف پھیلانے والا۔ رعایا کا راہنما۔ جب خدا نے مجھے نظم و نسق اور راہنمائی کے لئے حکمران مقرر کیا تو میں نے لوگوں کی بہبود کے لئے ملک میں یہ آئین جاری کئے۔

اس کے بعد کتبے میں وہ قوانین درج ہیں جن کو مترجم نے 282 دفعات میں تقسیم کیا ہے۔ اس کے بعد حمورابی کی وہ دعا ہے جو اس نے اس کتبے کی حفاظت کے لئے کی چنانچہ لکھتا ہے۔

"صاحب عظمت و جلال بادشاہ حمورابی نے یہ قانون نافذ کئے۔ تاکہ ان سے دنیا کو پوری پوری ہدایت ملے۔ اور مہربان اور عادل کی حکومت قائم کی جائے۔ برگزیدہ خدا نے مجھے نجات دہندہ مقرر کیا ہے۔ میرا عصائے شہری انصاف کا نشان ہے۔ میرا مبارک سایہ میری سرزمین پر ہے سومر اور اکر کے باشندے میرے جگر گوشہ ہیں اور میری عقل ان کی محافظ ہے تاکہ طاقتور کمزور پر ظلم نہ کریں۔ یتیموں اور بیواؤں کو صحیح مشورہ میسر آئے۔ مستقبل میں اور رہتی دنیا تک ملک پر جو حکمران بھی ہو گا وہ اپنی منصفانہ قانون پر قائم رہے گا جو میرے اس کتبے میں کندہ ہے وہ سلطنت کے قانون کو نہیں بدلے گا جو میں نے بنایا ہے اگر اس شخص میں عقل ہے اور وہ اپنے ملک میں امن قائم رکھنے کا خواہشمند ہے۔ لیکن اگر وہ شخص میرے ان الفاظ پر توجہ نہ کرے۔ نہ میری بددعا کی پرواہ کرے۔ نہ خدا کی لعنت سے ڈرے تو خداوند تعالیٰ اس شخص کی سلطنت کا چراغ گل کر دے خواہ وہ کوئی بادشاہ ہو یا رئیس نائب ہو یا کوئی اور عہدہ دار اس کے عصائے شاہی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اس کے انجام پر لعنت برسائے اور اس کی قسمت میں ایک ایسی بغاوت لکھ دے جسے اس کی طاقت دبا نہ سکے اور وہ اپنی تباہی اور ویرانی کی آندھی اس کے تخت پر چلائے آہوں سے پر سال زندگی کے قلیل دن قحط کا زمانہ روشنی سے خالی اندھیرا۔ پھٹی پھٹی آنکھوں والی موت اسے نصیب ہو.....

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

ہر بیماری کی دوا ہے۔ پس اگر بیماری کی صحیح دوا مل جائے تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے وہ اچھا ہو جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

احمدیہ دفاتر — برطانیہ

1990ء میں حضرت امام جماعت الرابع (میری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ازراہ نوازش جلسہ میں شرکت کے لئے بلایا تھا تو وہاں جا کر خاکسار نے جماعت کے دفاتر بھی دیکھے اور حضرت صاحب کی ذرہ نوازی سے ایک گروپ کے ساتھ انگلستان اور سکاٹ لینڈ کے احمدیہ مشنوں کا دورہ بھی کیا۔ خاکسار کو اس گروپ کی سربراہی کا فخر بھی حاصل رہا۔ یہ محض حضرت صاحب کی ذرہ نوازی تھی ورنہ من آنم کہ من دانم۔ کیونکہ میرے ساتھ اس وقت بعض ایسی شخصیتیں بھی تھیں جنہیں جماعت میں خاصے بڑے عالم ہونے کا اعزاز حاصل ہے یا یہ بھی کہ جنہوں نے جماعت کے لئے بہت بڑے بڑے کام کئے ہیں۔ جہاں تک دفاتر کا تعلق ہے ایڈیشنل وکالت تبشیر میں جہاں مکرم مولانا مبارک احمد صاحب ساقی سربراہ تھے ایک کمرے میں چار پانچ آدمی بیٹھتے تھے اور کمرہ اتنا چھوٹا تھا کہ یہ چار پانچ آدمی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھے ہوں تو وہاں چلنے پھرنے کی کوئی جگہ نہیں ہوتی تھی۔ اور ایڈیشنل وکیل التصنیف صاحب (مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق) کا دفتر جو میں نے دیکھا وہ اس کا بھی غالباً 1/3 تھا۔ ایڈیشنل وکیل التصنیف کرسی پر بیٹھے ہوں تو ان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ایک یا دو افراد دفتر میں بیٹھ سکتے تھے۔ لیکن بہرحال اپنے اپنے دور کے مطابق کام ہوتا ہی رہتا ہے۔ ان دنوں بھی کام ہو رہا تھا اور آج بھی کام ہو رہا ہے۔

اب میں 1997ء میں جلسے پر گیا تو اس کے لئے بھی جانے کے انتظامات سے پہلے حضرت امام جماعت الرابع کا ارشاد ملا کہ اس دفعہ آپ کو بلانے کا ارادہ ہے۔ تیار رہیں۔ خاکسار بیمار بھی تھا اور کمزور بھی۔ اور جانا میرے لئے نہایت مشکل تھا میں تو بالکل سفر کے قابل نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور مجھے تھوڑا سا افاقہ ہو گیا اور میں یہ کہہ کر گیا کہ بے شک میں اپنی ایک عزیزہ کی شادی کے لئے کراچی نہیں جا سکا لیکن وہ گھر کا پیغام تھا اور یہ حضرت صاحب کا پیغام ہے۔ اس لئے اگر اس راہ میں میری جان بھی چلی جائے تو بھی میں ضرور جاؤں گا۔ وہاں جا کر میں نے محسوس کیا کہ کمزوری ہے اور میں زیادہ چل پھر نہیں سکتا لیکن یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ مجھے حضرت صاحب سے ملاقات کا موقعہ مل گیا جلسہ سالانہ میں شرکت کر لی۔ اور کسی حد تک مجلس شوریٰ میں بھی شرکت کی۔ وہاں کے انتظامات بھی دیکھے۔ دو تین پروگرام بھی ہو گئے۔ ایک جلسے میں شرکت کی جو بریڈ فورڈ کی احمدیہ جماعت نے پاکستان کی گولڈن جوبلی کے سلسلے میں منعقد کیا تھا۔ اور جس میں وہاں کے لارڈ میئر بھی شامل تھے۔ خاکسار کو مہمان خصوصی ہونے کا اعزاز دیا گیا۔

اس کے علاوہ ایک مشاعرہ بھی ہوا۔ اس مشاعرے کو انہوں نے "نسیم سیفی کے ساتھ ایک شام" کے نام سے معنون کیا۔ اور ایک اور پروگرام جو کرنے کا موقعہ ملا اور جس کی اب تک میرے دل میں خوشی لہروں کی طرح ابھرتی ہے وہ ہے احمدیہ ٹیلی ویژن پر بچوں کی کلاس۔ ان پروگراموں کے علاوہ مجھے دفتر دیکھنے کا بھی موقعہ ملا۔ میں ایڈیشنل وکیل التبشیر (مکرم عبدالماجد صاحب طاہر) کے دفتر میں گیا۔ نہایت خوبصورت دفتر۔ خوبصورتی سے ہر چیز سجی ہوئی۔ اور کتابیں الماریوں میں اس طرح سجی ہوئیں کہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ کتابوں کے ساتھ تعلق رکھنے والا دفتر ہے۔ آخر تبشیر کتابوں سے ہی متعلق ہے۔ کتابوں ہی کی باتیں ہیں جو دور دور تک پہنچائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ امام بیت الفضل مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کا دفتر دیکھنے کا بھی موقعہ ملا۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ یہ دفتر جہاں ٹیلی ویژن بھی پڑا تھا۔ اور جرمنی سے حضرت صاحب کی تقریر نشر کی جا رہی تھی۔ یہ دفتر نہایت مناسب قسم کی الماریوں سے سجا ہوا تھا۔ الماریوں میں کتابیں ہی کتابیں تھیں۔ میں حیران تھا کہ امام بیت الفضل اتنی کتابیں پڑھتے ہیں۔ آخر پڑھیں نہ تو وہ اپنا کام کیسے کریں۔ امام بیت الفضل کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ وہاں پر بہت سے لوگ جو احمدیت سے تعلق نہیں رکھتے وہ بیت الفضل اور مشن ہاؤس دیکھنے آتے ہیں اور ان سے گفتگو ہوتی ہے۔ ان میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ بہت اچھے لکھے پڑھے بھی اور بچے بھی۔ بعض اوقات انسان بڑوں کے سوالوں کے جواب تو آسانی سے دے لیتا ہے لیکن بچے ایسا سوال کرتے ہیں کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ دراصل ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ جو بچے اس قسم کے ہوں وہ واقعی ایسے سوال کرتے ہیں کہ ان کے سوال سن کر انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ امام صاحب اگر پڑھیں نہ اور اپنے مطالعہ کو وسیع سے وسیع تر نہ کرتے رہیں تو وہ ان لوگوں سے ملاقات کیسے کر سکتے ہیں۔ وہ ان لوگوں کے بیت الفضل میں آنے اور مشن ہاؤس دیکھنے کے دوران ان سے گفتگو کر کے ان پر اس بات کا کس طرح اظہار کر سکتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ ان کے فائدے کے لئے ہے اور اس پر انہیں عمل کرنا چاہئے۔ اسی طرح میں نے امور عامہ کا دفتر دیکھا۔ میں اس دفتر کے اندر تو نہیں گیا لیکن دفتر کو باہر سے دیکھا تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ اتنا بڑا دفتر اللہ تعالیٰ نے ہمیں دے دیا ہے۔ میرے بھائی فیض محمد صادق اسی دفتر میں کام کرتے ہیں اور انہی کے ساتھ مجھے جانے کا موقعہ ملا۔ لیکن چونکہ مجھے کسی اور جگہ جانا تھا اس لئے میں ان کے دفتر کے اندر نہیں جا سکا۔ بہرحال 1990ء اور 1997ء کا فاصلہ تو صرف سات سال کا ہے لیکن یوں لگتا تھا کہ دفتروں کا فاصلہ آپس میں بیس سال کا ہے۔ یعنی اس وقت کے دفاتر اور آج کے دفاتر۔ ان میں اتنا فرق ہے کہ گویا بیس سال کا عرصہ لگا کر انہیں یہاں تک پہنچایا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مشن ہاؤس کے سامنے کی عمارتیں خرید لی گئی ہیں اور ان عمارتوں میں یہ دفتر سجائے گئے ہیں۔ ان سے کچھ فاصلے پر امور عامہ کا دفتر ہے۔ وہ بھی ایک بہت بڑی عمارت ہے۔ ان عمارتوں کو، ان دفاتر کو، ان دفاتر میں کام کرتے ہوئے کارکنوں کو، دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ خدا کرے وہ مزید ترقیاں کریں اور دن دگنی رات چوگنی کی مثال ان پر صادق آئے۔

مکرم شیخ نورالحق صاحب

الفضل 16-جولائی 1958ء

محترم ملک غلام محمد صاحب آف قصور کا انتقال

مورخہ 4-جولائی 58ء کو حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب کی تار اپنے والد محترم ملک غلام محمد صاحب آف قصور کی وفات پر مشتمل موصول ہوئی۔

حضرت امام جماعت الثانی نے اسی وقت ازراہ شفقت مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب اور مکرم محترم ملک غلام احمد صاحب کے سارے خاندان سے بذریعہ تار اظہار ہمدردی فرمایا۔

محترم ملک صاحب لاہور کے مشہور گگے زئی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ قصور میں آپ کی بہت سی جائیداد اور فلور ملز تھیں اس لئے وہاں ہی رہائش رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ عطا فرمایا ہوا تھا۔ صاحب دولت ہونے کے باوجود طبیعت کے بہت ہی سادہ اور منکسر المزاج تھے۔ غریبوں کے ہمدرد اور بڑے مخیر بزرگ تھے۔ قصور کے کئی غریب خاندانوں کو مستقل امداد دیتے تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خاندان حضرت بانی سلسلہ کے شیدائی تھے۔ حضرت امام جماعت سے بہت ہی محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ جماعتی کاموں میں دل کھول کر حصہ لیتے۔ چندہ کی تقریباً ہر تحریک میں حصہ لیتے۔ سلسلہ کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔ سچے اور پکے احمدی تھے۔ امامت ثانیہ کے قیام کے موقعہ پر آپ کی اہلیہ محترمہ نے آپ سے پہلے بیعت کی۔ لیکن تھوڑا ہی عرصہ بعد آپ اپنی اہلیہ محترمہ کی ایک سچی خواب کی بنا پر حضرت امام جماعت الثانی کے حلقہ بیعت میں آگئے اور پھر تادم مرگ اپنے عہد بیعت کو خوب نبھایا۔

حضرت امام جماعت الثانی بعض مجالس شوریٰ کے موقعہ پر محترم ملک صاحب کو خاص طور پر مدعو فرماتے تھے۔

جماعت کی ہر تقریب میں حصہ لینا اپنے لئے باعث برکت اور باعث ازدیاد ایمان تصور فرماتے تھے۔ باوجود بیماری کے ہر تقریب میں شامل ہونے کی کوشش فرماتے۔ ہاتھ سے کام کرنا اپنے لئے باعث فخر تصور کرتے۔ اسی وجہ سے آخر عمر تک کام کرتے رہے۔

خاکسار کو ایک دفعہ ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقعہ ملا۔ مجلس میں اتنی پیاری دلچسپ اور نصیحت آموز باتیں فرماتے تھے کہ جی چاہتا کہ ان کی مجلس میں بیٹھے ہی رہیں اس عاجز کو بھی ان کے عزیزوں میں سے ہونے کا شرف حاصل ہے۔ وفات سے صرف ایک روز قبل اپنے بیمار بیٹے مکرم ملک عبدالعزیز صاحب جو ان دنوں آشوب چشم کی وجہ سے انگلستان میں علاج کے لئے گئے ہوئے ہیں کی صحت کے لئے حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں دعا کے لئے خط تحریر کرنے کے صرف 24 گھنٹے بعد اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔

آپ کی اہلیہ محترمہ تین سال پہلے وفات پا چکی ہیں۔ ان کی وفات سے آپ کو بہت صدمہ ہوا تھا۔ اس وقت سے اکثر بیمار رہتے تھے اور دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور خاص طور پر دعا کریں کہ وہ محترم ملک صاحب پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے۔

○○○

پاکستان اتحاد نابینا کا سالانہ اجلاس

پاکستان اتحاد نابینا کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا جس میں مجلس نابینا ربوہ کا 18 رکنی وفد بھی شریک ہوا۔ وفد صبح 8 بجے بذریعہ ویگن زیر قیادت نائب صدر مجلس مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب روانہ ہوا راستے میں وڑائچ ٹیکسٹائل مل میں ان کی دعوت پر پون گھنٹہ قیام کیا گیا جہاں میزبانوں نے ممبران کی قابل تعریف مہمان نوازی کی۔ مختصر تربیتی پروگرام بھی ہوا تربیتی گفتگو اظہار تشکر و دعا کے بعد مہمان نوازی ہوئی پھر 10 بجے دعا کے ساتھ دوبارہ سفر شروع کیا گیا 11 بجے قافلہ مقام اجلاس میں بڑی اناس نادر خان والی پہنچا جہاں اجلاس کی دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست میں گولڈن جوبلی پاکستان کے حوالہ سے بچوں اور بچیوں کا مقابلہ تقاریر اور مقابلہ معلومات ہوا۔

دوسری نشست میں سالانہ کارگزاری اور بجٹ پیش ہوا۔ الحاق شدہ اضلاعی انجمنز نے اپنی رپورٹیں سنائیں۔

نیز محمد اکرم انصاری ایم این اے صدر انجمن کیپٹن ریٹائرڈ۔ مکرم مشیت الرحمٰن جنرل سیکرٹری مکرم حاجی محمد مسعود صاحب نے خطابات کئے 2 بجے دوپہر دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ اس میں متعدد اضلاع شریک ہوئے گوجرانوالہ، فیصل آباد، میانوالی، سرگودھا، ٹوبہ اور جھنگ بشمول ربوہ کے وفود خاص طور پر نمایاں تھے۔

(پروفیسر چوہدری خلیل احمد صدر مجلس نابینا ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ صباح الدین احمد

ایک شکار کی روداد

پرانی یادیں جب ذہن میں ابھرتی ہیں۔ تو ذہن کسی ایک واقعہ پر فوکس ہو جاتا ہے۔ انسان جب ذہن کو ٹٹولتا ہے اور کریدتا ہے تو کئی باتیں جو لاشعور میں لائبریری میں محفوظ ہوتی ہیں واضح ہوتی چلی جاتی ہے۔ اسی ضمن میں مجھے شکار کا ایک واقعہ یاد آیا۔ آپ نے شکاریات کے موضوع پر کئی کتب پڑھی ہوں گی بڑے بڑے شکاریوں کے دل ہلا دینے اور ذہن کو لرزا دینے والے واقعات پڑھے ہوں گے کہ کس طرح ایک شکاری نے اپنی جان بچائی اور کس طور پر وہ شیر یا ہاتھی یا کسی زبردست بلا کو مارنے یا قابو کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ شکاری بھی ہیں جو Big Game کھیلتے ہیں۔ ایسے ہی ایک شکاری کو ریچھ کے شکار کا جی چرایا بہت حیثیت اور رتبہ کے شکاری تھے۔ جب شکار نہ ملا تو ان کے مصاحب ایک پالتو ریچھ لے آئے۔ شکار کو مچان کی طرف دھکیلنے والے Beater جب ڈھول پیٹنے لگے تو ریچھ نے حسب عادت ناچنا شروع کر دیا اور شکاری صاحب نے ناچتے ریچھ کو گولی کا نشانہ بنا کر اخباروں کی سرخیوں کا انتظام کر دیا۔

ہم بھی فاختہ تیتر مرغابی وغیرہ مارتے ایک بڑے یعنی نسبتاً بڑے شکار کو چل دیئے۔ ہمارے ایک دوست ملک طاہر احمد نے جو سرگودھا میں بینک آفیسر تھے انتظام کر دیا۔ شکاریوں کا اچھا خاصہ قافلہ ہو گیا جن میں افسروں زمینداروں اور مل اونرز وغیرہ کی نمائندگی بھی تھی بچے بھی شامل تھے۔ ہم ربوہ سے سرگودھا والی پارٹی کو لے کر سالٹ رینج کے ایک قصبہ سوڈی کی طرف روانہ ہوئے۔ سوڈی سکیسر کے پہاڑی سلسلہ میں ہی ایک قصبہ ہے۔ چھوٹی سڑک اور مشکل چڑھائی کو چڑھ کر شام کے وقت منزل مقصود پر جا پہنچے۔ سوڈی جھیل کے کنارے چاروں طرف پہاڑوں سے گھرا ایک تھوڑے سے گھروں پر مشتمل ان دنوں ایک بڑا ڈیرا تھا۔ وہاں کے ایک بڑے زمیندار کے ہاں قیام کا پروگرام تھا۔ میزبان نے خوب آؤ بھگت کی اپنے صاف ستھرے ڈیرے پر چارپائیوں اور مناسب بستروں کی قطاریں لگوا دیں۔ رات ہڑیال کے شکار کے قصوں اور جلد ہی بہت سے ہڑیال مارنے کی خواہشات میں گزری۔ کہ جب اپنی جیپ کو ہڑیالوں سے بھر کر ربوہ پہنچیں گے تو ہمارے شکاری ہونے میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہ ہو گی۔ صبح میزبان نے دو شکاری رہبروں کا بندوبست کر دیا۔ ہماری دو پارٹیاں بن گئیں۔ ہم نے اپنی رائفلیں سنبھالیں پانی اور چائے کے فلاسک کھانا اور سینکس لئے اور سفر پر روانہ ہو گئے۔ ایک ندی کو پار کر کے ایک پارٹی پہاڑی رینج کے دائیں طرف چلی گئی اور ہم لوگ رینج کے بائیں پہاڑ پر چڑھنے لگے۔ صبح کا سہانا وقت تھا پرندے چہچہا رہے تھے درختوں کے چھوٹے چھوٹے جھنڈ نظر آتے۔ کئی چشمے بھی خوشنما معلوم ہوئے اس وقت ہوا بھی ٹھنڈی تھی۔ ایسے ہی ماحول میں پہاڑ پر چڑھ گئے ہمارے کچھ ساتھی بھاری بھر کم بھی تھے۔ دو بچے بھی ساتھ تھے شوق شکار میں بلند پہاڑوں پر چڑھتے ہوئے بلندی اور مشکل راستوں یا بغیر راستوں کے چڑھنے کا اتنا احساس نہیں ہوا۔ ایک پہاڑ سر کیا تو آگے دوسرا تیار کھڑا تھا۔ ہڑیال کا کہیں بھی نشان و پتہ نہ تھا۔ ہمارا بڑی مونچھوں والا لمبے قد کا اور لمبے ڈگ بھر کر پہاڑ پر چڑھنے والا رہبر تسلیاں دیتا چلا جا رہا تھا۔ جب ہم ایک پہاڑ کو پار کرتے اس کو دوسرے پہاڑ کے پیچھے ہڑیال کی آوازیں سنائی دیتیں بہت کوشش کی کہ ہم بھی وہ پر کشش آواز ہڑیال کے بولنے یا پھر اس کے پھلانگنے کی آواز سن پائیں۔ ہمارے کئی ساتھیوں کے کان بھی بجتے تھے لیکن ہمیں کچھ نہ سنائی دیتا۔

لگے ہاتھوں ہڑیال کے متعلق کچھ بتاتا چلوں۔ یہ ایک قسم کا بڑا پہاڑی بکرا ہوتا ہے جو پہاڑ پر چڑھنے کا ماہر ہوتا ہے اس کو اپنا چھوٹا سا پاؤں ٹکانے کے لئے جگہ چاہئے پھر اس کے کرتب دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ اونچے پہاڑ سے بآسانی ایک چھوٹی سی جگہ پر چھلانگ مار کر جم جاتا ہے گرنے کا کوئی احتمال نہیں رہتا۔ غالباً Acrobates نے جسمانی اچھل کود اور کرتب اسی سے سیکھے ہیں۔

اصل مطلب پر آ کر ہمارے گائیڈ یا راہبر نے کہا کہ اس پہاڑی کے پیچھے میرا گاؤں ہے یا تو میرے ساتھ چلیں یا پھر مجھے تھوڑی دیر کے لئے جانے دیں میں ابھی آپ کو آن ملوں گا۔ اب ہماری ہمتیں دم توڑ رہی تھیں تھکان غالب آ رہی تھی ہم نے کہا تم جاؤ۔ ہم نے کافی چوٹیاں سر کر لی ہیں ایک غلطی ہو گئی ساتھ جھنڈے نہیں لائے اگر وہ لے آتے تو شاید ایک ہی مہم میں سب سے زیادہ چوٹیاں سر کرنے کا سہرا حاصل کر کے گنیز بک آف ریکارڈ میں اپنا نام درج کروا لیتے۔ فی الحال تو ہم واپس چلتے ہیں ہمیں صرف سمت کا اشارہ دے دو۔ شاید راستہ میں ہڑیال ہمارا انتظار کرتے مل جائیں۔

ہم نے جو راہبر کو جانے کی اجازت دے دی اس کا وہ خمیازہ بھگتنا پڑا کہ اب تک وہ دن جب یاد آتا ہے تو امریکہ کے وہ مہم جو یاد آ جاتے ہیں جو سونے کی تلاش میں جنگلوں میں مارے مارے پھرتے تھے۔ یا تو سونے کی کان تک پہنچتے یا بھوک اور پیاس سے ہلاک ہو جاتے یا پھر امریکن وحشیوں کا یا اپنے جیسے ہی ساتھیوں کا شکار بن جاتے۔

ہمیں اندازہ ہی نہیں تھا کہ ہم ان پہاڑوں پر گم ہو سکتے ہیں واپسی پر ایک پہاڑ کے بعد دوسرا سامنے کھڑا ہوتا۔ سوڈی کی وادی کا کہیں دور دور بھی پتہ نہیں تھا۔ ہمارا رہبر ایسا گم ہوا کہ واپس ہی نہیں آیا۔ راستہ میں ہمیں کوئی انسان تو کجا کوئی روح بھی نہیں ملی۔ ہمارا کھانا ختم ہو چکا تھا۔ بھوکا رہ کر گزارہ ہو سکتا ہے لیکن پانی کے بغیر زندہ رہنا ممکن نہیں۔ پیاس سے زبانیں باہر نکل آئیں تھیں۔ جاتے ہوئے اتنے چشمے ملے تھے لیکن واپسی پر پہاڑ تمام چشموں کو نگل چکے تھے۔ شاید وہ خود ہی پیاسے ہوں۔ ایک بچے نے رونا شروع کر دیا اور ایک بچہ بغیر بولے چلا جا رہا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا اب گرا کہ اب گرا۔ ہمارے جو بھاری بھر کم ساتھی تھے جو کمر پر پیٹی باندھے لڑھکتے چلے آ رہے تھے ان سے اپنی رائفل بھی نہ سنبھلتی تھی۔ ان سے رائفل لے لی گئی کچھ دیر بعد ان کی ہمت بالکل جواب دے گئی اور وہ ایک دھماکے سے زمین پر آ رہے ان کا نام اس لئے نہیں لے رہا کہ وہ کہیں ناراض نہ ہو جائیں کہیں ان کی دوستی سے ہی ہاتھ نہ دھونے پڑ جائیں آخر پارٹی نے فیصلہ کیا کہ کچھ دیر رک جایا جائے۔ مغرب ہوا چاہتی تھی۔ اب اندھیرے میں تو اور بھی کھو جانے اور جنگلی سانپوں اور پہاڑی جانوروں کا خوف تھا۔ ہمارے کچھ ساتھی تو اس طرح دیکھ رہے تھے کہ جس طرح وہ سب ساتھیوں کو آخری بار دیکھ رہے ہیں امیدیں دم توڑتی نظر آ رہی تھیں۔

سب کے ہونٹ دعائیں کرتے محسوس ہو رہے تھے۔ بولنے کی بھی ہمت نہ تھی۔ ہم نے رائفلوں سے فائر کئے آگ جلائی لیکن سب کوشش رائیگاں گئی کوئی ذی روح ہمارے قریب نہ پھٹکی۔ ہمارے ایک ساتھی نے کہا کہ تم لوگ اگر جا سکتے ہو تو جاؤ۔ تم اپنی جانیں بچاؤ میرا تو آخری وقت ہے اب میں نہیں اٹھ سکتا۔ واقعی ہمارا یہ حال تھا کہ اگر اس وقت ہمارے ہڑیال صاحب تشریف لے آتے تو ہم نہ صرف اسی کی جان بخشی کرتے بلکہ دست بستہ رہبری کی درخواست کرتے۔ صرف ایک بچہ قدرے تھا جو خاموش تھا اور ناصر کچھ دیر بعد رو دیتا تھا۔ یہ جو صاحب زمین پر چاروں شانے چت پڑے تھے انہوں نے ہمارے لئے ایک نئی مشکل پیدا کر دی تھی۔ آخر سب نے صلاح کی کہ ان کو زبردستی اٹھایا جائے بہت کوشش کی کہ کسی طرح اٹھیں لیکن بے سود پھر آخری صورت ڈرانے کی آزمائی گئی کہ اگر آپ نے مرنا ہی ہے تو کیوں نہ ہم بھی یہاں رک کر آپ کے ختم ہونے کا انتظار کریں اس بات پر وہ سہارا لے کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگے کہ یہ تو سب مرنے کو تیار ہیں کہیں معاملہ مزید نہ بڑھ جائے۔ جو کچھ ہمت والے ساتھی تھے وہ بچوں کو بہلاتے اور ان صاحب کو باری باری سہارا دیتے چلے جا رہے تھے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک ڈھلوان سے جو ہمارے ساتھی نے نیچے گہرائی میں نظر ڈالی تو اسی کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی "پانی" سب ادھر کو لپکے ایک صاحب تو نیچے لڑھکنے ہی والے تھے کہ باقی کے ساتھیوں نے ان کو پکڑا۔ ہم ایک دوسرے کو انتباہ کرتے نیچے اترنے لگے مبادا کوئی حادثہ ہو جائے۔ پانی کو دیکھ کر ہمت بندھ گئی تھی جسم میں کچھ جان آ گئی تھی۔ راستہ میں پانی ملا تو سب ایک دوسرے کو تلقین کر رہے تھے کہ دیکھو ایک دم پانی نہ پینا چلو بنا کر آہستہ آہستہ پینا ورنہ موت بھی واقعہ ہو سکتی ہے۔ وہاں تک پہنچے دو ساتھی تو پانی میں لڑھک چکے تھے۔ ان کو دوسرے ساتھیوں نے سنبھال کر ہاتھ سے چلو بھر پانی پلایا اس پانی کا جو مزا آیا زندگی بھر یاد رہے گا ہم نے اوپر جو پہاڑ پر نظر دوڑائی تو حیران رہ گئے ایسی سیدھی چٹان سے ہم اترے کیسے تھے یہ سب پانی کی کشش تھی عام حالات میں ہم اس جگہ سے اترنے کا سوچ بھی نہ سکتے تھے۔ ہم نے مونہہ ہاتھ دھوئے بوٹ اتارے پاؤں دھوئے پانی پیا اللہ کا شکر ادا کیا جان بچی سو لاکھوں پائے۔

اب جب ہوش آئی تو اندھیرا چھا چکا تھا۔ اور سامنے سوڈی کی بستی کی بتیاں نظر آ رہی تھیں۔ گرتے پڑتے وہاں پہنچے تو ہمارا رہبر (گائیڈ) وہاں موجود تھا۔ اور ہمارے میزبان زمیندار اس کو کوس رہے تھے اور ہماری تلاش میں روانہ کر رہے تھے۔ یہ تھا ہمارا ہڑیال کا شکار۔

آپ کا خط ملا

محترم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب سویڈن سے لکھتے ہیں۔

محترمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل ربوہ

آنمحترم نے از راہ بندہ پروری اس خاکسار کا مضمون "پاکستان میں اردو ادب اور جماعت احمدیہ کا کردار" ماہنامہ خالد ربوہ کے شکریہ کے ساتھ مکرر شائع فرمایا۔ اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے بہت قبولیت بخشی اور دنیا بھر سے اس کے بارہ میں خطوط موصول ہوئے۔ بعض دوستوں نے میری یادداشت کی داد دی اور بعض دوستوں نے توجہ دلائی کہ بعض اہم نام معرض اظہار میں نہیں آئے مکرم ماسٹر محمد ابراہیم شاد صاحب کا اسم گرامی رہ گیا۔ حالانکہ وہ جماعت کے اہم شعرا میں سے ہیں اور آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علم کلام کی بہت خدمت کی ہے۔ اسی طرح مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل کا نام نامی رہ گیا۔ الفضل مورخہ 30 ستمبر میں برادرم مکرم ناصر احمد خالد نے اردو ادب کے دو اہم ناموں کے رہ جانے کی نشان دہی کی ہے۔ ایک نام تو نصیرالدین شیخ کا ہے۔ ان کے بارہ میں علیحدہ مضمون لکھ کر میں نے الفضل کو بھیجا ہے جو اپنی باری پر شائع ہو جائے گا۔ اسی طرح عزیزی محمد داؤد طاہر کا نام نہ آ سکا۔ بہرحال ایسے مضامین میں ایسی بات ہو جایا کرتی ہے کیونکہ یہ کوئی تاریخ تو تھی نہیں کہ ریکارڈ سامنے رکھ کر مرتب کی جائے اور کوئی اہم نام رہنے نہ پائے۔ یہ تو ایک یادداشت کے زور پر سفر کے دوران لکھا ہوا مضمون تھا اور خالد کے مدیر کی فوری فرمائش پر لکھا اور فیکس پر بھیجا گیا تھا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

خلیج میں ایران کی جنگی مشقیں

ماضی قریب میں ایران امریکہ تعلقات میں جو بہتری کی امیدیں پیدا ہوئی تھیں ان کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ خلیج میں ایران نے جنگی مشقیں شروع کر دی ہیں۔ اس میں بحریہ کے دیگر جہازوں کے علاوہ روسی ساخت کی تین آبدوزیں بھی حصہ لے رہی ہیں۔ ایران کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ اگر امریکی فوجوں نے جارحیت کا ارتکاب کیا تو ایران اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گا۔

ادھر امریکی طیارہ بردار بحری جہاز نمٹز نے بھی اس علاقے کے قرب میں جنگی مشقیں شروع کر دی ہیں۔ امریکہ کا یہ طیارہ بردار جہاز ایران کی طرف سے جنگی مشقیں شروع ہونے کے بعد علاقے میں پہنچا تھا۔

ایران کی فوجوں کی جنگی مشقیں اور علاقے میں امریکی طیارہ بردار بحری جہاز کی موجودگی اور اس کی جنگی مشقیں خطرے کی علامت ہیں۔ امریکہ کی طرف سے ایران کو دھمکانے کی کوشش کامیاب ہوتی نظر نہیں آ رہی۔ یہ صورت حال اس لئے بھی افسوسناک ہے کہ ایران میں نئے صدر کے اقتدار سنبھالنے کے بعد ایرانی پالیسیوں میں تبدیلی کے آثار رونما ہو رہے تھے۔ اور خیال تھا کہ امریکہ اور ایران کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔ مگر تازہ جنگی مشقوں نے علاقے میں کشیدگی کی صورت حال پیدا کر دی ہے۔ اور تعلقات بہتر ہونے کی امیدوں کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

○○○

روسی وزیر اعظم مشکل میں

روسی وزیر اعظم چرنومردین مشکل میں ہیں۔ ان کے خلاف کمیونسٹوں نے تحریک عدم اعتماد پیش کر دی ہے۔ اس پر رائے شماری فی الحال ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ اگرچہ 450 کے ایوان میں کمیونسٹوں کی تعداد 140 ہے اور اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے کم از کم 226 ووٹوں کی ضرورت ہے مگر پھر بھی وزیر اعظم کے اقتدار کو خطرہ لاحق ہے۔

روس کے آئین کے تحت صدر اختیارات کا اصل منبع ہے جس کو کمیونسٹ نظام ختم ہونے کے بعد اب براہ راست بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب کیا جاتا ہے۔ روس کے صدر بورس یلسن اس عہدے پر دوبار منتخب ہو چکے ہیں۔ روس کے آئین کے تحت اگر وزیر اعظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد منظور ہو جائے تو یہ صدر کی صوابدید ہے کہ وہ پارلیمنٹ (جسے ڈوما کہتے ہیں) کو توڑ دے' یا وزیر اعظم کو برطرف کر دے یا دوبارہ رائے حاصل کرے۔ اگر صدر نہ تو ڈوما کو توڑے اور نہ ہی وزیر اعظم کو برطرف کرے اور اس صورت میں ڈوما دوبارہ تحریک عدم اعتماد منظور کر لے تو پھر صدر ان کی رائے کو نظر انداز نہیں کر سکتا اسے کوئی نہ کوئی قدم اٹھانا پڑتا ہے۔

مسٹر چرنومردین صدر بورس یلسن کے قابل اعتماد ساتھی ہیں۔ جب صدر نے دل کا آپریشن کروایا تھا تو انہوں نے مملکت کے تمام اختیارات عارضی طور پر وزیر اعظم چرنومردین کو سونپ دیئے تھے۔ اس لحاظ سے وزیر اعظم پر عدم اعتماد دراصل صدر بورس یلسن پر عدم اعتماد ہے۔ اور سیاسی لحاظ سے اور مقبولیت کے اعتبار سے صدر بورس یلسن کو اس سے نقصان پہنچے گا۔

○○○

سری لنکا میں بم دھماکہ

سری لنکا میں حکومت اور تامل باغیوں کے درمیان ایک ہولناک جنگ جاری ہے۔ تامل ملک میں اقلیت میں ہیں اور اپنے حقوق کے حصول کی جدوجہد میں آزادی چاہتے ہیں۔ جبکہ ملک کی بھاری اکثریت ایک دوسری قوم یعنی سنہالیز پر مشتمل ہے۔ یہ لوگ پڑھے لکھے بھی ہیں اور اسی وجہ سے ملک کے تمام اہم مناصب پر فائز ہیں۔ جبکہ ملکی عہدوں تامل کہیں خال خال ہی نظر آتے ہیں۔

تامل قوم بڑی جنگجو اور سخت قوم ہے۔ اگرچہ درجن بھر سالوں سے سری لنکا کی حکومتیں ان کو دبانے کی کوششیں کرتی آ رہی ہیں مگر یہ لوگ دبائے نہیں جا سکے۔ اب جو آپریشن وقتاً فوقتاً کئے جاتے ہیں ان میں تاملوں کو بھاری نقصان پہنچانے کے دعوے کئے جاتے ہیں۔ مگر چند ہفتوں کے بعد تامل کوئی ایسا جوابی وار کرتے ہیں کہ حکومتی کارروائیاں کھوکھلی نظر آنے لگتی ہیں۔

ایسا ہی اس دفعہ بھی ہوا ہے۔ مئی 1997ء سے تاملوں کے خلاف ایک نیا اور سخت آپریشن سری لنکا کی فوج نے شروع کیا سینکڑوں تاملوں کی آئے دن ہلاکت کی خبریں ملنے لگیں۔ مگر گزشتہ دنوں تاملوں نے دارالحکومت کولمبو میں بم کا ہولناک دھماکہ کر کے 32۔ افراد کو موقع پر ہلاک کر دیا۔ یہ بم ایک ٹرک میں رکھا گیا تھا جو تاملوں نے ایک معروف چوک میں لا کھڑا کیا۔ اس میں بھاری مقدار میں آتش گیر مادہ اور بم تھے جن کے پھٹنے سے ہولناک دھماکہ ہوا۔ ٹرک لانے والے تامل ٹرک کو کھڑا کر کے بھاگے تو پولیس اور فوج نے ان کا پیچھا کیا۔ فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ لیکن ملزمان کو گرفتار کرنے میں ہو سکے۔

یہ دھماکہ کولمبو کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے باہر ہوا۔ اس میں 100 سے زائد افراد زخمی ہو گئے۔ دھماکہ اتنا ہولناک تھا کہ 200 کاریں تباہ ہو گئیں۔ زخمیوں میں ایک پاکستانی سمیت 50 غیر ملکی شامل ہیں۔ دھماکہ کے بعد بارونق علاقے میں فوج اور تامل چھاپہ ماروں میں خونریز جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ بے شمار عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔

○○○

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

رشید احمد طیب۔ بہاولنگر

محترم ماسٹر محمد صدیق صاحب سلیم

تقسیم ہند کے بعد جماعت احمدیہ نے ربوہ کے علاوہ ملک کے بعض دوسرے مقامات میں جو سکول اور کالج قائم کئے۔ اپنے اپنے علاقوں میں ان سکولوں اور کالجوں نے اعلیٰ معیار اور حسن انتظام کے باعث بے مثال شہرت اور مقام حاصل کیا۔ ان میں تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں' تعلیم الاسلام ہائی سکول محمد آباد سندھ' اور تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد سندھ بہت نمایاں ہیں۔ ان اداروں کو بہت سے ایسے اساتذہ میسر آئے جن کی شاندار خدمات اور محنت اور کوششوں نے ان علاقوں میں جماعت کا نام روشن کیا۔ کچھ ایسی ہی قابل صد احترام اور فدائی ہستیوں میں مکرم ماسٹر محمد صدیق سلیم صاحب کا بھی شمار ہوتا ہے۔ آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد کے پرائمری حصہ میں سکول کے سن قیام سے 1985ء تک نور علم کی شمعیں جلاتے رہے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی تھی۔ اس طرح آپ کی علمی تربیت کے ساتھ ساتھ دینی روح اور جذبہ خدمت کو قادیان کے ماحول میں رہ کر پروان چڑھنے کا موقع ملا۔ اور اس کا اثر آپ کی ساری زندگی میں نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ دینی علم میں بھی خوب مہارت رکھتے تھے۔

تادم آخر اپنے فرائض منصبی کے ساتھ ساتھ بہت اہم دینی خدمات بھی بجالاتے رہے۔ ایک لمبے عرصہ تک بشیر آباد جماعت کے سیکرٹری مال کے عہدہ پر فائز رہے اور نہایت احسن رنگ میں اس اہم خدمت کو سرانجام دیا۔ اس کے علاوہ جب جماعت میں مربی سلسلہ نہ ہوتے تو آپ ہی امام بھی ہوتے۔

پوری سروس کے دوران جس جانفشانی' محنت اور لگن سے آپ نے اپنے فرائض کو ادا کیا اس کی مثال آج کے دور میں شاذ ہی نظر آتی ہے۔ بہت محبت اور پیار سے مذاق مذاق میں اپنے شاگردوں کو اس طرح سے پڑھاتے کہ قریباً پوری کلاس کو سمجھ آ جاتی۔ آج بھی جب ان کے پرانے شاگرد کہیں اکٹھے ہوتے ہیں تو ان کی سیرت اور خوبیوں کا تذکرہ سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ ریاضی میں آپ کو خاص مہارت حاصل تھی۔ اور پرائمری کے کم عمر اور ناسمجھ طلباء کو اپنے منفرد سادہ اور دلکش انداز میں اس طرح سے سمجھاتے تھے کہ طلباء' ریاضی جیسے نسبتاً "بور" مضمون کو سب سے زیادہ دلچسپی سے پڑھتے۔ اور خوب سمجھ کر پڑھتے۔ سکول کے وقت کے علاوہ بھی اگر طلباء پڑھنا چاہتے تو آپ بہت خوشی سے پڑھاتے اور کبھی اس میں حیل و حجت سے کام نہ لیتے۔

اپنے اس فرض منصبی اور دینی خدمات و مصروفیات کے ساتھ ساتھ آپ اپنے طلباء کی جسمانی نشوونما کے بھی بہت شائق رہتے۔ اور خود کھیل اور ورزش کے عادی تھے۔ آخری عمر تک اکثر گراؤنڈ میں آ کر خدام و اطفال کے ساتھ جو بھی کھیل ہو رہا ہوتا' اس میں شامل ہو جایا کرتے۔ میرو ڈبہ اور والی بال کے بہت اعلیٰ کھلاڑی تھے۔ اور اکثر بچوں کو ان دونوں کھیلوں کے مختلف داؤ پیچ کے بارہ میں بتایا کرتے کہ اس اس طرح سے کھیلو۔ یوں شاٹ لگاؤ یوں بال اٹھاؤ۔ وغیرہ وغیرہ۔

اپنی معاشرتی زندگی میں ہر ایک سے محبت اور اخلاق سے پیش آنا' اپنے طلباء کو بھی محبت اور چاہت سے ملنا' ہر فرد جماعت سے حسن اخلاق سے معاملہ کرنا آپ کی شخصیت کا خاصہ تھا۔

دعا اور عبادت کے عادی تھے۔ کئی احباب دعا کرانے آتے۔ دعا کے لئے آنے والوں کو مفید مشوروں سے بھی نوازتے۔

1972ء میں جماعتی ادارے حکومت کی تحویل میں چلے گئے۔ لیکن حسن اتفاق سے آپ کی ڈیوٹی بشیر آباد میں ہی رہی۔ اور پورا علاقہ گواہ ہے کہ ان تمام اداروں کا معیار تو بہت گر گیا لیکن آپ نے اپنی ذات کی حد تک اسی جذبہ اسی محبت اور اسی لگن سے اپنی ذمہ داری کو ادا کیا جو کہ خدا کے فضل سے احمدی اساتذہ اور اداروں کا خاصہ تھا۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ آپ جب 1985ء میں ریٹائر ہوئے تو بشیر آباد کے علاقہ میں جہاں دور دور سے طلباء پڑھنے آتے ہیں' اس وقت یہ احساس ہوا کہ یہ سکول اب قومیایا گیا ہے۔ اور یقیناً اس سکول نے آپ کے جانے کے بعد اپنے معیار کو کھویا۔

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ غالباً محترم میاں رفیع احمد صاحب کی زمین پر کچھ عرصہ بطور اکاؤنٹنٹ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس دوران فالج جیسی موذی مرض کا اٹیک ہوا۔ اور یوں ایک نافع الناس ہشاش بشاش خادم دین وجود صاحب فراش ہو گیا اور زندگی کے آخری تین چار سال اسی طرح بستر پر شدید تکلیف میں گزرے۔ اس تکلیف کے دوران بھی نہایت صبر سے آپ نے وقت گزارا۔ جب بھی عیادت کے لئے جاتے تو بہت محبت اور پیار سے ملتے اور دعا کرتے اور دعا کے لئے کہتے۔

1995ء میں آپ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ خدا کے فضل سے موصی تھے چنانچہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں۔

اللہ تعالیٰ میرے محسن میرے پیارے استاد محترم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ درجات بلند فرمائے۔ اور آپ کی اولاد میں آپ کی جملہ نیک اور اعلیٰ خوبیوں کو زندۂ جاوید رکھے۔ آمین

○○○

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 5

اتنا وقت بھی میسر نہیں تھا کہ کینیڈا سے ڈاک میں بھیجا جاسکتا۔

میں یہ باتیں کسی عذر کے طور پر نہیں لکھ رہا ہوں کیونکہ ایسے ادیبوں اور شاعروں کا نام رہ جانا بہرحال میری کوتاہی پر دال ہے مگر پڑھنے والوں نے میرے اس "دال دلیے" کو پسند فرمایا ہے۔ ایک کہنہ عشق شاعر اور ادیب نے جن کا اسم گرامی مضمون میں موجود ہے اس بات پر بڑا تفصیلی خط لکھا ہے۔ کہ ان کے بارہ میں میری بات پوری طرح درست نہیں کہ وہ چپ ہو گئے ہیں وہ چپ نہیں ہوئے بلکہ 1972ء کے بعد سے ادبی پرچوں میں مسلسل لکھ رہے ہیں۔ میں نے انہیں لکھا "خوب! مسرت کی بات ہے کہ آپ مسلسل لکھ رہے ہیں مگر مجھے سلسلہ کے کسی پرچہ میں 1972ء کے بعد آپ کی کوئی تحریر نظر نہیں آئی اس لئے میں نے جانا کہ آپ نے لکھنے کے بارہ میں سکوت اختیار فرما لیا ہے۔" دراصل اس مضمون کی بنیاد ان لکھنے والوں پر تھی جو سلسلہ کے پرچوں میں چھپتے ہیں اور کسی نہ کسی انداز میں سلسلہ کی بھی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی نام اس وجہ سے نہیں آسکا کہ وہ نام سلسلہ کے پرچوں کے لئے اجنبی نام ہے تو میرا قصور نہیں۔ احمدی لکھنے والوں کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ وہ سلسلہ کے پرچوں میں وقتاً فوقتاً لکھتے رہیں تاکہ سلسلہ کے قارئین سے ان کا رابطہ قائم رہے۔ ہو سکتا ہے میرے اس سینئر ادیب دوست کو میری بات اچھی لگے اور وہ پھر سلسلہ کے پرچوں میں چھپنے لگیں۔ شاید کہ ترے دل میں اتر جائے مری بات!

دو نام اور بھی ہیں جن کے رہ جانے کا شکوہ ہوا۔ ایک تو محمد احمد حامی صاحب کا نام نامی ہے دوسرا خالد سیف اللہ صاحب کا کہ یہ دونوں حضرات الفضل انٹرنیشنل میں خوب چھپتے رہے ہیں اور خالد سیف اللہ تو اب بھی چھپ رہے ہیں ان کے کالموں کو میں صحافتی ادب کے زمرہ میں شمار کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین جماعت احمدیہ میں اللہ کے فضل سے ادیب اور شاعر حضرات کی کمی نہیں مگر سب کے اسماء گرامی ذہن میں نہیں رہ سکتے اس لئے جن دوستوں کے نام رہ گئے ہیں ان سے بصد خلوص معذرت چاہتا ہوں۔ ایسا محض میری کوتاہی سے ہوا ہے اور میں اس کوتاہی کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔

ooo

بقیہ صفحہ 3

اس کتبے میں جو قوانین درج ہیں۔ وہ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ گنجائش نہیں کہ ان کی تفصیل بیان کی جائے۔ صرف چند کا ذکر بطور نمونہ کیا جاتا ہے۔

بددعا اگر کوئی شخص کسی کو بددعا دے اور ایسا کرنے کے لئے اس کے پاس کوئی معقول وجہ نہ ہو تو بددعا دینے والے کی سزا قتل ہے۔

شہادت اگر کوئی شخص کسی مقدمے میں جھوٹی گواہی دے اور اس کے لئے اس کے پاس کوئی معقول عذر نہ ہو۔ نہ جان کا خطرہ ہو اور جس کے خلاف گواہی دی ہے۔ اس کی جان اسی کی گواہی سے خطرے میں پڑ جائے تو اس گواہ کی سزا قتل ہے اگر غلہ یا چاندی کے متعلق گواہی ہو تو اتنی رقم اس سے بطور جرمانہ وصول کی جائے۔

اگر کوئی قاضی کسی مقدمہ کی سماعت کرے اور حکم سنا دے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ فیصلہ غلط تھا اور قاضی نے دانستہ ایسا کیا تھا۔ تو جتنا جرمانہ کیا گیا ہے وہ اس قاضی سے وصول کیا جائے۔ نیز علی الاعلان عوام کے سامنے اسے عہدہ سے برخاست کیا جائے۔

اگر کوئی شخص ڈاکہ مارے اور گرفتار ہو جائے تو اس کی سزا قتل ہے۔ اگر ڈاکو گرفتار نہ ہو سکے تو جس علاقہ اور حدود میں یہ چوری کی واردات ہوئی ہے۔ وہاں کی برادری اور پنچ اس کا سارا نقصان پورا کریں۔

اگر کوئی شخص مقروض ہو لیکن اس کی کھیتی تباہ ہو جائے تو اس برس وہ قرض خواہ کو قرض نہ دے اور اس سال کا سود بھی۔

اگر کسی ساہوکار نے کسی کو چاندی قرض دی ہے تو فی شیکل چاندی پر 1/6 شیکل اور چھ گرین سود لے سکتا ہے۔

اگر کوئی شخص کسی کو بیگار پکڑے تو وہ ہر مرتبہ بیگار کے لئے اسے 1/3 من چاندی بطور ہرجانہ دے۔

اگر کوئی شخص کسی کو تجارتی قرضہ دے اور تمام مال راہزن لوٹ لے جائیں اور اس میں اس کا کوئی قصور نہ ہو تو وہ ادائیگی سے بری الذمہ ہو گا۔

اگر کوئی شخص کسی عورت سے تعلقات میاں بیوی قائم کرے۔ لیکن باقاعدہ نکاح نامہ نہ لکھا جائے تو وہ عورت قانوناً اس کی بیوی نہیں ہو گی۔

اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر تہمت لگائے اور کوئی ثبوت نہ ہو تو وہ عورت خدا کے نام کی قسم اٹھائے اور اپنے گھر واپس چلی جائے۔

اگر کوئی عورت آوارہ ہے اور اپنے خاوند کی پرواہ نہیں کرتی تو وہ پانی میں ڈبو دی جائے۔

اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو کوئی اچھی چیز ہبہ کرے تو والد کے مرنے کے بعد وہ چیز اسی کے پاس رہے گی۔ اور ترکہ میں تقسیم نہ ہو گی۔

اگر کسی شخص نے اپنے بیٹوں کی شادیاں کیں۔ لیکن چھوٹے بچے کی شادی نہ کر سکا اور مر گیا تو تقسیم ورثہ کے وقت اس چھوٹے بیٹے کو مقررہ حصہ کے علاوہ زرعروسی بھی دیا جائے تاکہ وہ اپنی شادی کر سکے۔

(نوٹ) اس مضمون کی تیاری میں دائرۃ المعارف اور سیرۃ فی الشرع الاسلامی اور مضامین مالک رام ایم۔ اے سے استفادہ کیا گیا۔

بقیہ صفحہ 1

مگر ایسا کوئی نہیں ملے گا جو نوکر کو اپنے مال میں شریک کرے۔ پس خدا بھی بطور عطیہ کے ہمیں دیتا ہے۔ نہ کہ اپنا شریک بنا کر۔ پس یہ تو ایک شخص کر سکتا ہے کہ اپنا کوئی مکان یا اپنی زمین کا کچھ حصہ کسی کے حوالے کر دے لیکن یہ نہیں کر سکتا کہ اپنے حقوق میں شریک بنائے۔ ایک کروڑ پتی ایک روپے میں بھی کسی کو شریک نہیں بنائے گا۔ وہ دس ہزار روپیہ دے دینا آسان سمجھے گا۔ مگر ایک روپیہ میں کسی کو شریک کرنا اس کے لئے مشکل ہو گا۔ پس اس (-) کا یہ منشاء نہیں کہ کسی غیر کو اپنے مال میں شریک بنا لیا جاتا ہے بلکہ اس حقیقت کو بیان کرنا ہے کہ دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو کسی کو اپنے مال میں مساوی شریک بنا لے۔ پس جب کوئی انسان ایسا نہیں کرتا۔ تو خدا کی ذات کے متعلق یہ کیسے سمجھا جا سکتا ہے کہ اس نے بعض صفات کو ظلی اور انعکاسی طور پر بندوں کو دے کر اپنا شریک بنا لیا ہے۔

جس طرح ایک انسان کسی دوسرے انسان کو کچھ دیتا ہے تو وہ گویا اس کا مظہر ہو جاتا ہے کیونکہ اس دی ہوئی چیز کے ذریعے جو کچھ بھی اس سے ظاہر ہو گا۔ وہ درحقیقت اس شخص کا ہو گا۔ جس نے اسے کچھ دیا اور اس قابل بنایا۔ اسی طرح بندوں میں اگر بعض وہی باتیں پائی جاتی ہیں جو خدا تعالیٰ میں ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ بندے بھی خدا ہو گئے بلکہ اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ وہ خدا کی صفات کے مظہر ہو گئے اور اگر غور سے دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ وہ بعض صفات میں اللہ تعالیٰ کا مظہر بنے۔

(از خطبہ 25 ستمبر 1925ء)

ooo

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 18۔ اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق خان۔ فرسٹ ایڈ۔
1-30 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
2-45 ملاقات۔ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹی وی امریکہ کی پیشکش۔ ایک عیسائی پادری فل آرمز کو جواب۔ از ایم اے چیمہ۔ حصہ 23۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 کمپیوٹر سب کے لئے۔
9-00 ملاقات۔ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-00 سرائیکی پروگرام۔
12-00 طبی معاملات۔ ڈاکٹر مجیب الحق خان۔ فرسٹ ایڈ۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 الفضل فورم۔ تعلیم۔
4-05 تلاوت۔خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 چلڈرنز کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 عربی پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز کریسنٹ گرامر سکول بمقابلہ نصرت جہاں کیڈیمی۔ میزبان۔ فرید احمد نوید۔
11-00 جرمن سروس۔

اتوار 19۔ اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔
1-00 مجلس سوال و جواب۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
2-30 چلڈرنز کلاس۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز کریسنٹ گرامر سکول بمقابلہ نصرت جہاں اکیڈمی۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ڈیسک۔ ٹیک ٹاک۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 چلڈرنز کلاس۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز پروگرام۔ کریسنٹ گرامر سکول ربوہ بمقابلہ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ۔

نتیجہ مقالہ نویسی خدام الاحمدیہ پاکستان

96-97ء

اول۔ منصور احمد خان۔ محمود آباد کراچی
دوم۔ نصیر احمد شریف۔ حافظ آباد
سوم۔ ملک مصور احمد۔ ملیر کراچی۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے۔ وسیم احمد بھاٹی گیٹ لاہور۔ مجیب احمد خان ڈرگ کالونی کراچی۔ احمد لقمان صادق فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور۔ احمد طاہر مرزا ربوہ۔ مدثر خالد وحدت کالونی لاہور۔ ملک عبدالمومن نارتھ کراچی۔ وسیم احمد ستار نارتھ کراچی۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب کے لئے مبارک فرمائے۔ (آمین)

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17- اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ' پاکستان اور بھارت کے ساتھ طویل مدتی فوجی تعاون کے منصوبوں پر غور کر رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے امریکی محکمہ خارجہ کی ایک ٹیم جو سینیئر افسران پر مشتمل ہے پاکستان اور بھارت کے دورے پر روانہ ہو گئی ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے الفاظ میں اس کا مقصد جنوبی ایشیا میں امریکی پالیسیوں کے بارے میں اعلیٰ سطحی رابطہ قائم کرنا ہے۔ دفتر خارجہ کا کہنا ہے کہ ہمارے پاس کوئی قطعی تجویز نہیں ہے۔ ہم بات چیت کے بعد کوئی رائے قائم کریں گے۔ تاکہ 21 ویں صدی میں ہم بہتر تعلقات کے ساتھ داخل ہو سکیں۔

○ سوئٹزرلینڈ کے قانون کے مطابق محترمہ بے نظیر بھٹو آصف زرداری اور بیگم نصرت بھٹو کے پاس اب صرف 8 دن رہ گئے ہیں کہ وہ کوئی قانونی چارہ جوئی کر سکیں۔ محترمہ کے وکلاء کا خیال ہے کہ وہ ایک کروڑ 37 لاکھ ڈالر کی رقم منجمد کرنے کے خلاف سوئس سپریم کورٹ میں کیس دائر کریں گے۔ سوئس حکومت کے پاس کوئی قطعی شہادت نہیں ہے کہ کیوں اس نے یہ رقم منجمد کی ہے۔ سوئس حکومت کے پاس صرف یہی دلیل ہے کہ پاکستان کی سپریم کورٹ نے محترمہ کی حکومت کو کرپشن کے الزامات کے تحت برطرف کرنے کے فیصلے کو جائز قرار دیا تھا۔

○ دنیا کے طویل ترین آدمی عالم چنا کی حالت الشفا ہسپتال اسلام آباد میں نازک ہے۔ وہ شدید بیمار ہیں۔ ان کے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ان کو فوری طور پر امریکہ منتقل کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کو حکومت کے خرچہ پر امریکہ بھجوانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں وہ گردوں کی شدید بیماری میں مبتلا ہیں۔

○ سفارتی ذرائع نے بتایا ہے کہ ایران کی ایک ٹیم پاکستان آئی ہے تاکہ پانچ ایرانی کیڈٹوں کی ہلاکت کے بارے میں تفتیش کی پیش رفت کا جائزہ لے سکے۔ یہ ٹیم نائب وزیر خارجہ محسن امین زادہ کی قیادت میں آئی ہے۔

○ پاکستانی میر ایمل کانسی جس کو سی آئی اے کے دو افراد کے قتل کے الزام میں امریکہ بھیجا گیا تھا اس کو اپنے دفاع میں چھ گواہ پاکستان سے بلانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ فیئر فیکس کے جج نے جو اس مقدمہ کی سماعت کر رہے ہیں اس مقصد کے لئے آٹھ ہزار ڈالر کی رقم کی منظوری دی ہے۔ ان گواہوں میں پولیس کے افسران اور بلوچستان یونیورسٹی کے پروفیسر شامل ہیں۔

○ حکومت نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ فل کورٹ کا اجلاس بلانے کا خط حکومت کی وزارت اطلاعات نے ججوں کو پہنچایا تھا۔

○ حیدر آباد میں دو سندھی روزناموں کے دفاتر پر بم پھینکا گیا۔ جس سے 3۔ افراد زخمی ہو گئے۔ سندھی زبان کے روزنامہ سوال کے دفتر میں بم پھینکے جانے سے اخبار کا چوکیدار' کاپی پیسٹر' اور ایک پولیس کانسٹیبل زخمی ہو گیا جبکہ سندھی اخبار کاوش میں کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ فون کے ذریعے دھمکیاں دی گئیں اور فون کرنے والے نے بتایا کہ اس کا تعلق فرنٹ ٹائیگر نامی کسی تنظیم سے ہے۔

○ بنگلہ دیش کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان اپنے تمام تنازعات بھارت کے ساتھ بات چیت کے ذریعے حل کرنے کو تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ صرف بات چیت سے سیاسی حل ڈھونڈنے سے ہی کشمیر کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اس مسئلے کا اور کوئی حل نہیں نکل سکتا۔

○ تہران یونیورسٹی کی پروفیسر ڈاکٹر علی رضا ہدائی نے کہا ہے کہ ایران میں عورتوں کو زندگی کے ہر میدان میں حصہ لینے کی آزادی حاصل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایرانی خواتین کلچر اور کھیلوں کے میدان میں حصہ لے رہی ہیں۔

Dr. Umair Ahmad
Homoeo Physician

TIMINGS
SAT - THU
Morning (Except TUE) 9:30 - 1:00
Evening 5:00 - 8:00

173-N, Model Town Ext.
LAHORE, Ph. 5163862
Email : LHR01728 @ paknet1.ptc.pk

جدید ورائٹی کے زیورات
فینسی گولڈ سمتھ
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
اظہر احمد
فون
دوکان 212868
گھر 212867

جماعت احمدیہ عالمگیر کو ۲۴ گھنٹے احمدیہ ٹیلی ویژن کی عالمی نشریات جاری کرنے پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

بیرون ملک ہومیوپیتھک ادویات لیجانے والے / ربوہ میں ہومیو ادویات کے ہول سیل ڈیلرز / معیاری ادویات کی خریداری کیلئے رابطہ کریں
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز راجیکی روڈ ربوہ
فون: 766 - 04524

روزمرہ استعمال کی "کیوریٹو ادویات"

NAME	PRICE	INDICATION
APPETIZER CAPS	20-00	☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کیلئے
ARNICA HAIR OIL	40-00	☆ گرتے ہوئے بالوں اور سکری کیلئے مفید بالوں کا ٹانک
BRAIN TONIC	20-00	☆ دماغی تھکاوٹ اور حافظہ کی کمزوری یاداشت کی کمی کیلئے
COLD CURE TABS	20-00	☆ زکام' ناک کے پتلے ریشہ اور چھینکوں وغیرہ کیلئے
COLIC CURE TABS	20-00	☆ ہر قسم کی پیٹ درد' درد گردہ' پتہ کے درد کیلئے فوری اثر دوا
COUGH CURE TABS	20-00	☆ خشک و تر ہر قسم کی کھانسی کیلئے فوری اثر دوا
CURINE TABS	20-00	☆ سردی لگنے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی ہر قسم کی تکالیف کیلئے موثر
DIGESTINE TABS	20-00	☆ بدہضمی' پیٹ درد' اسہال' کھٹے ڈکار اور بھوک کی کمی وغیرہ کیلئے
FEVER CURE TABS	20-00	☆ ہر قسم کے سادہ بخار' ملیریا بخار' ٹائیفائیڈ وغیرہ کیلئے مفید ہے
HEARTONE CAPS	35-00	☆ دل کی جملہ امراض' درد دل' دل کی دھڑکن اور ضعف قلب وغیرہ کیلئے
PYORRHEA POWDER	25-36-00	☆ پائیوریا' دانتوں سے خون آنے کیلئے' دانتوں اور مسوڑھوں کی مضبوطی کیلئے
SUCHI BOOTI Q	35-00	☆ خرابی خون' عفونت' پھوڑا پھنسی' خارش وغیرہ سے لیکر کینسر تک کیلئے مفید ہے
TONIC DROPS	50-00	☆ عام جسمانی' اعصابی کمزوری اور نیند کی کمی وغیرہ کا موثر علاج ہے

اپنے شہر کے سٹاکسٹ سے یا براہ راست خط لکھ کر طلب فرمائیں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ۔ پاکستان

ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون آفس 771/213156 (04524) فیکس 212299 (04524)

فروخت و تبادلہ پلاٹس

سرگودہا شہر کے رہائشی و کمرشل پلاٹس کی فروخت جاری ہے۔ نیز تبادل راولپنڈی اسلام آباد و ربوہ کی سکنی۔ کمرشل اور زرعی زمین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ کریں۔

سرگودہا: فخر اسٹیٹ ایجنسی۔ فخر احمد
موبائل 212464 / 0341-7750609

راولپنڈی اسلام آباد: لیڈرز۔ محمد احمد خان
Res : 593883 OFF : 552388

ربوہ: پولٹری ماسٹر خالد۔ زاہد OFF: 213115

اکسیر موٹاپا 40/-	ہمدرد نسواں (حب اثرام) 25/-	دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-	زود جام عشق 900/-	اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-	کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-	سفوف اکسیر شوگر 35/-

جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون: 659